[المفيد فی الارشاد ٢٧٠، الحائری فی تراجم أعلام النساء ٢٧٨، عمدة الطالب ٢٢٥، أصيلی ١٤٩، نسب قريش ٦٣، كشف الغمة فی معرفة الأئمة دار الأضواء بيروت ٣٤٥ ، أنساب الطالبين ، بحار الأنوار]

۵۔ موسیٰ الجون بن عبد الله بن الحسن المثنی بن الحسن السبط بن علی المرتضیٰ:

آپ نے ام سلمہ بنت محمد بن طلحہ بن عبید اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی بکر الصدیق سے شادی کی۔ جن سے عبد اللہ پیدا ہوئے۔[تراجم أعلام النساء ٢٧٣ ، السلسلة العلوية ٢٠ ، عمدة الطالب ١٠٢]

۶۔ اسحاق بن عبد الله بن علی بن الحسين بن علی المرتضیٰ : انہوں نے کلثوم بنت اسماعیل بن عبد الرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق سے شادی کی۔[نسب قريش ٦٥ ، المصاهرات بين الآل و الأصحاب ١٠٠]

{۲} اہل بیت اور آل عمر رضی اللہ عنہم کے مابین رشتہ داریاں:

۱۔ محمد رسول الله ﷺ:

آپ نے حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے شادی کر کے انہیں ﴿ **وأزواجه امهاتهم** ﴾ [الاحزاب ٦] کا غیر معمولی شرف عطا کیا۔ ﴿ **لستن كأحد من النساء** ﴾ [الا حزاب ٣٢] کا اعزاز بخشا۔ ﴿ **لا يحل لك النساء من بعد ولا أن تبدل بهن من أزواج ولو أعجبك حسنهن** ﴾ [الاحزاب ٣٣/٥٢] کے تحت اللہ تعالیٰ کے ہاں منظور نظر ہستیوں میں شامل ہوئی۔ یہ ایسا رشتہ ہے جس سے کسی بھی مؤمن نے انکار کیا اور نہ انکار کی گنجائش ہے۔

۲۔ حسين الأفطس بن علی بن علی زين العابدين :

آپ نے جویریہ بنت خالد بن ابوبکر بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب سے شادی کی۔[عمدة الطالب ٣٣٧، رجال السيد بحر العلوم حاشية ٢٣ ، تراجم أعلا م النساء ٣٦١ ، نسب قريش ٧٣]

۳۔ حسن المثنی بن الحسن المجتبیٰ بن علی المرتضیٰ:

آپ نے رملہ بنت سعید بن زید بن نفیل عدوی سے شادی کی۔[عمدة الطالب ص٩٢ حاشيه رقم (١٢٠) طبع دارالحياة] یہ سعید رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا چچازاد بھائی اور بہنوئی ہے۔

۴۔ أم كلثوم بنت ابراهيم بن محمد بن علی المرتضیٰ:

آپ ابوبکر بن عثمان بن عبید اللہ بن عمر بن عبد اللہ بن عمر الفاروق کے حبالہ عقد میں تھی۔[نسب قريش٧٨]

فرقہ پرستی
قسط: ۳

جماعت المسلمین پر ایک نظر

محمد یوسف فاروقی

اس فرقے کا مغالطہ یہ ہے کہ ''مسلم'' عَلَم (نام) ہے، اس لیے بدلا نہیں جا سکتا۔ حالانکہ یہ علم نہیں، خطاب ہے جو اللہ کی طرف سے اپنے فرمانبرداروں کو دیا جاتا ہے۔ اگر مسلم علَم ہو تو کیا علَم کے بعد کوئی وصفی نام رکھا نہیں جا سکتا؟ مختلف اوصاف کے لحاظ سے ایک چیز کے کئی نام ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ، رسول کریم ﷺ اور قرآن مجید کے کتنے نام ہیں؟ اسلام کے کتنے ہیں؟ بعض دفعہ تو ایک شخص کا لقب یا کنیت اتنا مشہور ہو جاتا ہے کہ علَم کا پتہ ہی نہیں رہتا۔ حضرت ابو ھریرہ کے نام میں کتنے اقوال ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ ''مسلم'' کوئی علَم نہیں، ''مؤمن'' کی طرح ایک وصفی نام ہے، جس کے معنی ہیں: فرمانبردار۔

قرآن مجید ''مسلم'' کو بھی ایک وصفی نام قرار دیتا ہے: ﴿إن المسلمين والمسلمات والمؤمنين والمؤمنات و...... أعد الله لهم مغفرة وأجرا عظيما ۞﴾ [الا حزاب ۳۵] ''مسلمین'' پر باقی وصفی ناموں کے عطف سے صاف ظاہر ہے کہ ''مسلم'' بھی ''مؤمن'' اور ''صادق'' کی طرح ایک وصفی نام ہے۔ اسی لیے صرف اپنے آپ کو مؤمن اور صادق کہنا اور ''جماعت المؤمنین'' و ''جماعت الصادقین'' بنانا جائز نہیں۔

اگر کہیں کہ ہم مسلم ہیں تو مسلم کیوں نہ کہلائیں؟ پوچھتا ہوں: آپ مؤمن ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں، تو صحیح ''مسلم'' بھی نہیں اور اگر آپ مؤمن ہیں، تو مؤمن کیوں نہیں کہلاتے؟ صادق ہیں، تو ''جماعت الصادقین'' کی بنیاد کیوں نہیں رکھی؟

عشرہ مبشرہ وغیرہ صحابہ ﷺ جن کو رسول اللہ ﷺ نے جنتی فرمایا تھا، وہ ''جنتی'' نہیں کہلاتے تھے۔ ''مسلم'' نام رکھنے کے معنی یہ نہیں کہ یہ ہمارا ذاتی نام ہو، بلکہ اللہ نے اپنے فرمانبرداروں کا نام ''مسلمین'' رکھا ہے۔ اللہ نے یہ نام اس وقت رکھا تھا جب ہم پیدا بھی نہیں ہوئے تھے، ہم نے کوئی عمل بھی نہیں کیا تھا۔ اگر یہ نام ہمارے کہلانے پر ہوتا تو اللہ ہماری پیدائش سے پہلے یہ نام نہ رکھتا۔ جب تک عملاً فرمانبردار نہ ہو تو مسلم کیسا اور جب مسلم نہ ہو تو مسلم نام کیسا؟

ذاتی نام تو پیدائش سے پہلے بھی رکھا جا سکتا ہے؛ لیکن وہ کسی وصف سے متصف اسی وقت ہو سکتا ہے جب وہ وصف اس میں پایا جائے۔ جب انسان عملاً فرمانبردار ہو گا تو ''مسلم'' نام کا مستحق ہو گا ورنہ نہیں۔

اگر کہیں کیا تجھے اللہ تعالیٰ کا رکھا ہوا نام پسند نہیں؟ تو پوچھتا ہوں: اللہ نے سب کا نام ''مسلمین'' رکھا ہے یا خاص خاص کا؟ اگر سب کا نام مسلمین رکھا ہے، تو پھر دنیا میں سب مسلمان کیوں نہیں؟ اگر اللہ نے سب کا نہیں بلکہ خاص خاص کا نام مسلمین رکھا

ہے، تو پھر وہ خاص کون ہیں؟ کیا وہ آپ کی جماعت ہے یا اور بھی ہیں؟ اگر اور بھی ہیں تو کیا وہ اہل حق نہیں؟ اگر اور کوئی نہیں، بلکہ صرف آپ کی جماعت المسلمین ہے؛ تو پھر اللہ کی تیار کردہ مسلمین کی وہ فہرست دکھائیں، تاکہ ہم بھی دیکھیں کہ اس میں آپ کا نام بھی ہے یا نہیں!! ﴿سماکم المسلمین﴾ میں ضمیر مخاطب کون ہیں؟ کیا صرف صحابہ ؓ یا بعد والے بھی؟ اگر بعد والے بھی ہیں، تو کیا آپ اس ضمیر (کم) میں شامل ہیں یا نہیں؟ جب تک آپ یہ ثابت نہ کرسکیں کہ اس میں آپ بھی شامل ہیں، آپ ﴿سماکم المسلمین﴾ سے استدلال کیسے کرسکتے ہیں؟

غور کیجیے کہ اس نام سے اللہ ہم سے خطاب کیوں نہیں فرماتا؟ جہاں بھی پکارا ہے: ﴿أیها المؤمنون ، یآأیها الذین امنوا، یا عبادی﴾ جیسے وصفی ناموں سے پکارا ہے۔ دراصل اللہ نے ﴿سماکم المسلمین﴾ ہمیں مسلم ''بنانے'' کے لیے کہا ہے، ''کہلانے'' کے لیے نہیں؛ اس میں مسلم بننے کی ترغیب ہے۔

فرعون نے موت کے وقت ﴿وأنا من المسلمین ۝﴾ [یونس ۹۰] کہہ دیا؛ فرمانبرداری نہ کی۔ اللہ نے ﴿آلآن﴾ کہہ کر ڈانٹا کہ زندگی میں مسلم بنا نہیں، اب ﴿من المسلمین﴾ کہنے کا کیا فائدہ؟ فرمانبرداری کا کورس تو موت تک جاری رہتا ہے: ﴿ولا تموتنّ إلا وأنتم مسلمون ۝﴾ [ال عمران ۱۰۲] یعنی تم پر موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہوں۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے موت کے وقت تک مسلمانی جاری رکھنے کی دعا مانگی ﴿توفنی مسلما﴾ [یوسف ۱۰۱] ''مسلمانی کی حالت میں موت دینا۔'' عام مسلمانوں کی بھی یہ دعا ہے: ﴿ربنآ أفرغ علینا صبرا وتوفنا مسلمین ۝﴾ [الاعراف ۱۲۶] حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ حکم دیتا ہے ﴿أسلم﴾ یعنی فرمانبرداری کر! آپ علیہ السلام نے کہا ﴿أسلمت لرب العٰلمین ۝﴾ [البقرۃ ۱۳۱] میں نے اپنے آپ کو رب العالمین کے سپرد کردیا، میں فرمانبرداری کرتا رہوں گا۔ حضرت نوح علیہ السلام کہتے ہیں: ﴿وأمرت أن أکون من المسلمین﴾ [یونس ۹۱] مجھے یہی حکم ملا ہے کہ میں فرمانبرداری کرتا رہوں۔

رسول اللہ ﷺ کو بھی یہی حکم ہے: ﴿وأمرت أن أکون من المسلمین ۝﴾ [النمل ۷۲]، ﴿وأمرت لأن أکون اول المسلمین ۝﴾ [الزمر ۱۲] جونہی اللہ کا حکم آئے سب سے پہلے فرمانبرداری کر! یہی وضاحت [الزمر ۱۲، الانعام ۱۴] میں بھی ہے۔

اسلاف سے لے کر اب تک کسی نے صرف ''مسلم'' کہلانے اور ''جماعت المسلمین'' بنانے کا شوق نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی کسی خاص جماعت کا یہ نام نہیں رکھا، آپ ﷺ نے عام مسلمانوں کو ہی جماعت المسلمین فرمایا: ''تلزم جماعة المسلمین وإمامهم'' [بخاری الفتن ۱۱ ح ۷۰۸۴ عن حذیفة ، مسلم الإمارة ح ۵۱] اسی کو سوادِ اعظم بھی کہتے ہیں۔